نظر ثانی ہو سکتی ہے یا نہیں؟ اور اگر ہو سکتی ہے تو کتنی اور کس حد تک؟ بلکہ اصل نفسیاتی وجہ یہ ہے کہ ان اسلامی ممالک میں جو طبقہ حکمراں ہے اور جو اصلاحات کا سب سے بڑا حامی اور علمبردار ہے بدقسمتی سے یہ وہ طبقہ ہے جس کے افراد اکثر و بیشتر اسلامی زندگی نہیں رکھتے یہ کاک ٹیل پارٹیوں میں بیٹھ کر شراب ارغوانی کے جام لنڈھاتے ہیں اور ان کی بیویاں کلب میں ڈانس کرتی ہیں انہیں ہتکِ شعائر و حرماتِ اسلامی سے عار نہیں آتی اور نماز روزہ سے وہ سروکار نہیں رکھتے یہی وجہ ہے کہ ایک طرف مسلم پرسنل لا میں اصلاحات کرنے کے لئے یہ اس درجہ بے چین ہیں مگر دوسری جانب ان کی حکومتوں میں شراب خانے کھلے ہوئے ہیں، منکرات و فواحش کی گرم بازاری ہے، کلچر کے نام سے رقص و سرود کے ہنگامے برپا ہیں، رشوت ستانی اور بد دیانتی، فرائضِ منصبی سے پہلو تہی اور تغافل وبا کی طرح عام اور ہمہ گیر ہے، ان کا کردار اسلام کے لئے باعثِ ننگ اور ان کے اخلاق دینِ قیم کی تعلیمات کی ضد ہیں، اس بنا پر عام مسلمان اُن کو شک شبہ کی نظر سے دیکھتے ہیں جب کبھی کسی مذہبی حکم میں اصلاح کے نام سے کوئی چیز ان کی طرف سے آتی ہے تو وہ خواہ بجائے خود کتنی ہی صحیح ہو عوام متوحش ہو جاتے ہیں اور ایسا محسوس کرنے لگتے ہیں کہ گویا یہ لوگ جان بوجھ کر دین کو توڑ مروڑ رہے ہیں۔

پس معاشرہ کے سدھار اور اصلاح کی صورت بجز اس کے کوئی اور نہیں ہے کہ ایک طرف علماء وقت کے تقاضوں اور ضرورتوں کا وسعتِ نظر اور روشن دماغی کے ساتھ جائزہ لیں اور ہر چیز کو مداخلت فی الدین کہنے کی عادت ترک کریں اور دُوسری جانب حکمراں طبقہ اپنے فکر و عمل کو اسلامی تعلیمات کے سانچے میں ڈھالے، خود شریعت کے اوامر و نواہی پر کاربند ہو اور اپنی طاقت و قوت سے کام لے کر ملک کو منکرات و فواحش سے پاک و صاف کرے جب یہ دونوں چیزیں ہوں گی تو پھر مسلم فیملی لا میں ترمیم و تنسیخ کی ضرورت ہی کیوں پیش آنے لگی؟

اخبارات سے معلوم ہوا ہوگا کہ ناظم ندوۃ المصنفین مولانا مفتی عتیق الرحمٰن صاحب عثمانی پچھلے دنوں وسط ایشیا کے مرکزی ادارۂ دینیہ کے صدر مفتی ضیاء الدین کی دعوت پر پندرہ روز کے لئے روس کے دورہ پر گئے تھے، وہ ۷ راگست کی صبح کو ۶½ بجے دہلی کے ہوائی اڈہ سے روانہ ہوئے اور ۲۲ ستمبر کی صبح کو بخیریت و عافیت واپس پہونچ گئے، موصوف نے ماسکو سے اڈیٹر برہان کے نام ایک مفصل خط لکھا تھا جس میں انھوں نے اس سفر کے مشاہدات و تاثرات اپنے مخصوص اندازِ نگارش میں قلم بند کئے ہیں، یہ خط اُس وقت وصول ہوا جب کہ برہان کی کتابت مکمل ہو چکی تھی اس لئے اب وہ اکتوبر کی اشاعت ہی میں آسکے گا۔